مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو گلے اور سر میں درد کی تکلیف رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور نزلہ کے باعث ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

کل ۲۷ اگست کو دو نہایت ہی الم ناک موتیں ہوئیں۔ ایک تو ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا بچہ حمید اللہ جس کی عمر پانچ سال کے قریب تھی سہ پہر کے وقت اپنے گھر کے پاس کے چھپڑ میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ جہاں وہ کھیلتا ہوا چلا گیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاش پانی کی تہ میں سے تلاش کے بعد نکالی گئی۔ نماز جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ جناب حافظ صاحب موصوف ایک عرصہ سے بوجہ فالج بستر علالت پر پڑے ہیں۔ ان کے لئے بیماری کی حالت اور آخری عمر میں یہ حادثہ بہت رنجدہ ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو صبر جمیل عطا کرے۔

دوسری نہایت ہی حسرت ناک موت ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب کی نوجوان لڑکی کی رات کے ۳ بجے کے قریب ہوئی۔ جس کی شادی کے لئے وہ افریقہ سے آئے تھے۔ اور چند ہی روز ہوئے اس کا رخصتانہ کیا تھا۔ سخت موسمی بخار کا ایسا شدید حملہ ہوا۔ کہ چند روز میں ہی جان لے کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے میت کو کندھا دیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جنت اور جہنم کے تین درجے

"جنت اور جہنم تین درجوں پر منقسم ہے۔ پہلا درجہ جو ایک ادنےٰ درجہ ہے۔ اس وقت سے شروع ہوتا ہے۔ کہ جب انسان اس عالم سے رخصت ہو کر اپنی خوابگاہ قبر میں جا لیٹتا ہے۔ اور اس درجۂ ضعیفہ کو استعارہ کے طور پر احادیث نبویہ میں کئی پیرائیوں میں بیان کیا گیا ہے۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی پیرایہ ہے کہ میت عبد صالح کے لئے قبر میں جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے جس کی راہ وہ جنت کی باغ و بہار دیکھتا ہے۔ اور اس کی دلربا ہوا سے متمتع ہوتا ہے۔ اور اس کھڑکی کی کشادگی بحسب مرتبۂ ایمان و عمل اس میت کے ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ اس کے یہ بھی لکھا ہے کہ جو لوگ ایسے فنا فی اللہ ہونے کی حالت میں دنیا سے جدا ہوتے ہیں۔ کہ اپنی جان عزیز کو محبوب حقیقی کی راہ میں فدا کر دیتے ہیں جیسے شہدا یا وہ صدیق لوگ جو شہدا سے بھی بڑھ کر آگے قدم رکھتے ہیں۔ ان کے لئے ان کی موت کے بعد صرف بہشت کی طرف کھڑکی ہی نہیں کھولی جاتی۔ بلکہ وہ اپنے سارے وجود اور تمام قویٰ کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی قیامت کے دن سے پہلے اکمل اور اتم طور پر لذات جنت حاصل نہیں کر سکتے۔

ایسا ہی اس درجہ میں میت خبیث کے لئے دوزخ کی طرف قبر میں ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے۔ جس کی راہ سے دوزخ کی ایک جلانے والی بھاپ آتی رہتی ہے۔ اور اس کے شعلوں سے ہر وقت وہ خبیث روح جلتی رہتی ہے۔ لیکن ساتھ اس کے یہ بھی ہے۔ کہ جو لوگ اپنی کثرت نافرمانی کی وجہ سے ایسے فنا فی الشیطان ہونے کی حالت میں دنیا سے جدا ہوتے ہیں۔ کہ شیطان کی فرمانبرداری کی وجہ سے بکلی تعلقات اپنے مولیٰ حقیقی سے توڑ دیتے ہیں۔ ان کے لئے ان کی موت کے بعد صرف دوزخ کی طرف کھڑکی ہی نہیں کھولی جاتی بلکہ وہ اپنے سارے وجود اور تمام قویٰ کے ساتھ خاص دوزخ میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ مما خطیٰٔتھم اغرقوا فادخلوا نارا (سورہ نوح) مگر پھر بھی وہ لوگ قیامت کے دن سے پہلے اکمل اور اتم طور پر عقوبات جہنم کا مزہ نہیں چکھتے۔

پھر اس درجہ سے اوپر جو ابھی ہم نے بہشتیوں اور دوزخیوں کے لئے بیان کیا ہے۔ ایک اور درجہ دخول جنت و دخول جہنم ہے۔ جس کو درمیانی درجہ کہنا چاہیئے۔ اور وہ حشر اجساد کے بعد اور جنت عظمیٰ یا جہنم کبریٰ میں داخل ہونے سے پہلے حاصل ہوتا ہے۔ اور بوجہ تعلق جسد کامل قویٰ میں ایک اعلیٰ درجہ کی تیزی پیدا ہو کر اور خدا تعالیٰ کی تجلی رحم یا تجلی قہر کا عجب حالت اپنے کامل طور پر مشاہدہ ہو کر اور جنت عظمیٰ کو بہت قریب پا کر یا جہنم کبریٰ کو بہت ہی قریب دیکھ کر وہ لذات یا عقوبات ترقی پذیر ہو جاتی ہیں جیسا کہ اللہ جلشانہٗ آپ فرماتا ہے

وازلفت الجنۃ للمتقین وبرزت الجحیم للغاوین وجوہ یومئذٍ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ ووجوہ یومئذٍ علیہا غبرۃ ترھقھا قترۃ اولئک ھم الکفرۃ الفجرۃ ۔ اس دوسرے درجہ میں بھی لوگ مساوی نہیں ہوتے بلکہ اعلےٰ درجہ کے بھی ہوتے ہیں۔ جو بہشتی ہونے کی حالت میں بہشتی انوار اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ انہیں کی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے نورھم یسعیٰ بین ایدیھم وبایمانھم ایسا ہی دوزخی ہونے کی حالت میں اعلےٰ درجہ کے کفار ہوتے ہیں۔ کہ قبل اس کے جو کامل طور پر دوزخ میں پڑیں۔ ان کے دلوں پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ +

پھر اس درجہ کے اوپر جو آخری درجہ ہے۔ تیسرا درجہ ہے جو منتہائے مدارج ہے جس میں یوم الحساب کے بعد لوگ داخل ہوں گے۔ اور اکمل اور اتم طور پر سعادت یا شقاوت کا مزہ چکھ لیں گے +

اب حاصل کلام یہ ہے۔ کہ ان تینوں مدارج میں انسان ایک قسم کی بہشت یا ایک قسم کی دوزخ میں ہوتا ہے۔ اور جبکہ یہ حال ہے۔ تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ ان مدارج میں سے کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت یا دوزخ میں سے نکالا نہیں جاتا۔ ہاں جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے۔ تو ادنےٰ درجہ سے اعلےٰ درجہ میں آجاتا ہے +

(ازالۂ اوہام طبع اول جلد اول صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۰)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق رویا

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ عرض ہے۔ کہ عرصہ چودہ سال کا ہوگیا۔ خاکسار نے حضور کے متعلق نشان دیکھے تھے میرے دل میں دیر سے خواہش تھی۔ کہ یہ نشان حضور کی خدمت میں عرض کروں لیکن عرض نہ کرسکا۔ اب میں حضور کی خدمت میں یہ لکھ کر پیش کر رہا ہوں۔

(۱) جن دنوں حضور ولایت تشریف لے گئے تھے۔ میرے گاؤں کے لوگوں نے یہ مشہور کردیا۔ کہ مرزائیوں کا خلیفہ ولایت سے واپس نہیں آئیگا۔ اور جماعت بالکل ٹوٹ جائے گی۔ یہ باتیں سنکر مجھ کو سخت تکلیف ہوئی۔ میں نے حضور کی واپسی کے متعلق دعا کرنی شروع کی۔ تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں جنگل میں کھڑا ہوں۔ اتنے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھ کو اپنے گلے سے لگا لیا۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف کو چلے گئے۔ اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آپ مغرب کی طرف سے سڑک کی دائیں طرف چلے آرہے ہیں۔ اور دائیں ہاتھ میں چھڑی ہے۔ اتنے میں آسمان پر ایک چمک نظر آئی۔ اور ساتھ یہ آواز سنی کہ کون ہے۔ جو محمود کو روکے۔ اسکو میرا سہارا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرا نشان یہ ہے۔ کہ میں نے حضور کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ آسمان سے اترے ہیں۔ اور ہاتھ میں ایک نہایت خوبصورت چھوٹی سی حمائل شریف ہے۔ اور حضور نہایت جوش سے پڑھ رہے ہیں۔ خواب میں میں اپنے ہمسائیوں اور رشتہ داروں سے کہہ رہا ہوں۔ دیکھو یہ سچے خلیفہ کی نشانی ہے۔

خاکسار حضور کا ادنےٰ غلام پیر بخش از ناصر آباد۔

طرح سے نوٹ کرلیں۔ کہ چندہ عام کی اطلاع دفتر ہذا میں خزانہ سے نہیں آتی۔ نہ چندہ عام موصیوں کے حساب میں درج ہوتا ہے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

لنڈن میں تبلیغ احمدیت

مولوی جلال الدین صاحب شمس اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں۔

اس ہفتہ دو دفعہ ہائیڈ پارک میں لیکچر ہوئے۔ گزشتہ جمعہ کے روز میں نے حضرت مسیحؑ کے صلیب پر نہ مرنے اور کشمیر میں طبعی وفات پانے کے متعلق بیان کیا۔ بعض عیسائیوں نے خوب شور مچایا۔ اور سوالات کئے۔ ایک نے کہا۔ بیشک صلیب پر مرنے کے لئے وہ وقت کافی نہ تھا۔ لیکن سپاہی کے نیزہ لگانے سے جو زخم ہوا۔ اسی سے موت واقع ہوئی۔ میں نے کہا۔ انجیل کہتی ہے۔ کہ وہ پہلے مر چکا تھا۔ لیکن اس کے بعد خون کے نکلنے کو یقینی کرکے بیان کیا گیا ہے۔ سائل بھی انجیل کے موت کے متعلق بیان کو غلط قرار دیتا ہے لیکن انجیل خون نکلنے کے بعد اس کی وفات کا ذکر نہیں کرتی۔ اس شخص کو دوسرے عیسائیوں نے کہا تم چپ رہو تمہیں انجیل کا پتہ نہیں ہے۔ ایک اور سے جو اپنے آپ کو عربی کا عالم کہتا۔ گفتگو کی گئی۔ پون گھنٹہ تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ اس کے بعد میر عبد السلام صاحب نے تقریر کی اور سوال وجواب ہوتے رہے

۲۔ گزشتہ ہفتہ ایک معزز خاندان کے افراد کو دار التبلیغ میں چائے پر بلایا گیا۔ ان سے دیر تک گفتگو ہوئی۔ تقریباً دو گھنٹہ تک وہ یہاں ٹھیرے۔

۳۔ ایک احمدی عورت نے فون کیا۔ کہ ایک انگریز مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ چنانچہ وہ جمعرات کو اسے ساتھ لیکر آئیں۔ میں نے ان کو اسلام کے اصول وارکان بتلائے پھر مولانا درد صاحب نے اسلام کے بعض تمدنی مسائل اور الہام و وحی کے اجراء اور سلسلہ کے متعلق گفتگو کی۔ اور ان سے بعض سوالات بھی دریافت کئے۔ اس نے کہا۔ میں ان تمام باتوں کو صحیح مانتا ہوں۔ اور مجھے اسلام قبول کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے۔ اس نے بیعت فارم پُر کردیا۔

۴۔ کل مسٹر فریڈ الیکسنڈر ترکی مسلمان مسجد دیکھنے کیلئے آئے۔ وہ اصل میں دیار بکر کے ہیں۔ مگر طرسوس کے امریکن کالج میں تاریخ اور جغرافیہ کے ٹیچر ہیں۔ سلسلہ کے متعلق انہیں کتابیں دی گئیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس سال تو میں ایک ماہ کے قریب یہاں ٹھیرونگا۔ لیکن آئندہ سال تقریباً تین ماہ کیلئے آؤنگا۔ پھر آپ سے آکر ملا کرونگا۔

لجنہ اماء اللہ قادیان کا عطیہ مقامی مساجد کے لئے پنکھے

لجنہ اماء اللہ قادیان نے مسجد مبارک میں بجلی کے پنکھے لگوانے کے لئے مبلغ دوسو روپے دئیے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ ناظر تعلیم وتربیت

قابل توجہ موصیان حصہ آمد

سالانہ حساب تمام موصیان حصہ آمد کو بھیجا جاچکا ہے۔ اگر کسی دوست کو حساب کا کارڈ نہ پونچا ہو۔ تو فوراً دفتر سے منگالے۔ اگر کسی موصی کا حساب صحیح نہ ہو۔ تو وہ خط بھیجکر حساب درست کرالے۔ بعض موصیوں کے خط دفتر میں آئے ہیں۔ انہوں نے مقامی جماعت کی رسیدات کا حوالہ دیا ہے۔ جب تحقیقات کرکے مدخلہ رقوم خزانہ کے ساتھ مقابلہ کیا گیا تو سیکرٹری نے بجائے حصہ آمد کے چندہ عام میں رقوم داخل کردیں۔ آئندہ کیلئے اچھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ رجب ۱۳۵۷ ہجری

جماعت احمدیہ کو دُنیا میں انقلاب پیدا کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیئے

ساری دُنیا کو نہیں - بلکہ کسی ایک مُلک - دلائل اور براہین سے نہیں بلکہ توپ اور تفنگ سے - قلوب میں تغیر پیدا کر کے نہیں - بلکہ جسموں کو تباہ یا مجبور کر کے فتح حاصل کرنے کے لئے کسی قوم کو جس قدر قربانی اور ایثار کرنا پڑتا ہے - جس قدر تکالیف اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - اور جس قدر انقلابِ عظیم اپنے اوپر وارد کرنا پڑتا ہے اس کا کسی قدر اندازہ ان احکام سے لگایا جاسکتا ہے - جو حکومتِ جاپان نے چین کے ساتھ جنگ کے دوران میں جاپانیوں کے لئے جاری کئے ہیں - اور جو یہ ہیں -

۱ - چین میں لڑنے والی جاپانی سپاہ کے کھانے کے لئے چونکہ گوشت کی ضرورت ہے اس لئے تمام ہوٹلوں کو ہدایت کی گئی ہے - کہ وُہ سؤر کا گوشت اور مچھلی وغیرہ استعمال نہ کریں - بلکہ اس کی جگہ وہیل مچھلی کے گوشت کو رواج دیں - یا پھر کتوں - چُوہوں - اور بلیوں کا گوشت استعمال کریں ؛

۲ - جنگ میں پٹرول کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہُوئے اس کا خرچ دوسرے کاموں میں روک دیا گیا ہے حتےٰ کہ شاہی خاندان کے اکثر ممبر بھی پرائیویٹ کاروں کی بجائے ٹرینوں اور بسوں پر سفر کرتے ہیں - عام لوگوں کے لئے موٹر کار کی سواری بند کر دی گئی ہے ؛

۳ - جنگ میں لڑنے والوں کی ضرورت کے پیش نظر مزدور طبقہ کے لوگوں کو چونکہ جنگ میں بھیجا جا رہا ہے اس لئے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مفت کام کرنے کی ایک سکیم جاری کی گئی ہے جس کے ماتحت طلباء سے بہت زیادہ کام لیا جاتا ہے - ہزارہا طالب علم لڑکے اور لڑکیاں گلیوں اور پارکوں کی صفائی کرتی ہیں - اور دُوسرے کام سر انجام دیتی ہیں ؛

۴ - لوگوں کو عیش و عشرت سے باز رہنے کے متعلق بھی احکام جاری کر دیئے گئے ہیں - متعدد ناچ گھر اور تھیٹر بند کر دیئے گئے ہیں - عوام کو یہ ہدایت کی گئی ہے - کہ وُہ قوم کی ضروریات کو محسوس کرتے ہُوئے اپنے اخراجات کو کم کریں - اور اپنی تمام تر توتوں کو جنگی ضروریات کی طرف مائل کر دیں - چنانچہ اس اپیل کے پیش نظر لڑکیوں نے بالوں کو سنوارنا اور اچھے کپڑے پہننا بند کر دیا ہے اور خوشیاں نہیں منائی جاتیں -

۵ - چونکہ توپوں کے گولے بھرنے کے لئے چمڑے کی ضرورت ہے اس لئے نئے جوتوں کا خریدنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے - اور لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وُہ لکڑی کی کھڑائیں پہنیں - سرکاری ملازموں کے لئے تو یہ لازمی قرار دے دیا گیا ہے - کہ کھڑائیں پہن کر دفتروں میں آئیں حالانکہ اس سے قبل اس کی ممانعت تھی

۶ - سکولوں کی نئی عمارتوں کی تعمیر بالکل بند کر دی گئی ہے

ان کے علاوہ اور بھی کئی قسم کی پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں - جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور یہ تو ان لوگوں کے لئے ہیں - جو میدانِ جنگ میں کام نہیں کر رہے - میدانِ جنگ میں جانے کے قابل لوگوں سے تو یہ مطالبہ ہے - کہ وُہ اپنی جانیں پیش کریں - اور وُہ بڑی کثرت سے پیش کر رہے ہیں - گویا جاپان اس وقت چین پر فتح پانے کے لئے اپنے باشندوں سے جان اور مال کی انتہائی قربانیوں کا نہ صرف مطالبہ کر رہا ہے - بلکہ ان سے یہ قربانیاں کرا رہا ہے - اور اہل ملک بڑے جوش و خروش سے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر رہے ہیں -

چین کے متعلق بھی یہی کہا جاسکتا ہے کہ وُہ بھی اپنے باشندوں سے انتہائی قربانیاں طلب کر رہا ہے - تاکہ جاپان کے حملہ سے اپنے آپ کو بچا سکے - اور اپنے آپ کو مفتوح نہ ہونے دے ؛

اب ایک طرف جاپان اور چین کی جنگ کی غرض و غایت دیکھئے - جو سوائے اس کے کچھ نہیں - کہ ایک قوم دوسری پر اپنی جنگی طاقت اور زور سے غلبہ پالے اور اس کے ملک پر قابض ہو جائے - یا اپنے ملک کا کوئی حصہ دوسری کو نہ لینے دے - اور دوسری طرف یہ دیکھئے - کہ دونوں قومیں زمانہ حال کے تمام سامان جنگ سے مسلح ہیں جس کے ذریعہ جنگ کا ایک قلیل مدت میں فیصلہ ہو سکتا ہے - باوجود اس کے انہیں اپنی بود و باش اپنے کھانے پینے - اور اپنے رہنے سہنے میں بہت بڑا تغیر اور انقلاب پیدا کرنا پڑا ہے -

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ بھی ایک مقصد اور مدعا لے کر کھڑی ہوئی ہے - جس کی اہمیت اور وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے - کہ وہ کسی ایک ملک کو فتح کرنے کے لئے نہیں - بلکہ تمام دُنیا کو فتح کرنے کے لئے کھڑی کی گئی ہے اس کی فتح کا انحصار آلاتِ جنگ پر نہیں - بلکہ دلائل اور براہین - صداقت اور حقانیت پر ہے وُہ انسانوں کے جسموں کو مادی طاقت اور قوت کے ذریعہ تباہ کرنے یا اپنے آگے جُھکانے والی نہیں - بلکہ ان کے قلوب پر قبضہ کرنے والی ہے - وُہ کسی کو ایک ذرہ بھر بھی نقصان پہونچانے والی نہیں - بلکہ دین و دُنیا کی کامرانی بخشنے والی ہے ؛

اتنے عظیم الشان مقصد اور مدعا کو لے کر کھڑی ہونے والی جماعت بآسانی سمجھ سکتی ہے - کہ دُنیا میں اتنا بڑا انقلاب اور اتنا بڑا تغیر پیدا کرنے کے لئے اسے کس قدر قربانیوں کی ضرورت ہے - اور اسے دُنیا کے سامنے اپنا کیا نمونہ پیش کرنا چاہیئے - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جاری فرمودہ تحریک جدید یہی حقیقت جماعت احمدیہ کے ذہن نشین کر رہی ہے - اور اسے کامیابی اور کامرانی کی شاہراہ دکھا رہی ہے - اس کے ہر ایک مطالبہ پر جماعت احمدیہ جس قدر زیادہ جوش اور سرگرمی سے عمل کرے گی - اسی قدر جلد اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکے گی ؛

تحریکِ جدید کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے بے شک قربانی اور ایثار کرنا پڑتا ہے - مگر جاپان - اور چین کے لوگ فتح پانے کے لئے جس طرح اپنے آرام و آسائش کو قربان کر رہے - تکالیف اور مشکلات برداشت کر رہے - جان اور مال پیش کر رہے ہیں - اس کے مقابلہ میں اس وقت تک ہم سے جو مطالبات کئے گئے ہیں - وُہ بہت ہی کم ہیں - اتنے کم کہ اپنی زندگی کے مقصد کی بلندی اور ان مطالبات کی سہولت کو دیکھ کر سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ ان کو لفظ بلفظ پورا کر دینے کے بعد بھی ہم کیونکر اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکتے ہیں - لیکن چونکہ وُہ خدا تعالےٰ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کئے گئے ہیں - اس لئے اگر ہم ان کو پورا کر دیں - تو ہماری کامیابی کے سامان خدا تعالےٰ خود مہیا کر دے گا - پس ہر احمدی کو چاہیئے - کہ تحریکِ جدید کے ہر ایک مطالبہ کو انتہائی جوش کے ساتھ انتہائی رنگ میں پورا کرنا اپنا فرض سمجھے - کہ دین و دُنیا کی کامیابی کے لئے ایسا ہی کرنا لابدی ہے ؛

سوالات کے جواب

قانونِ شریعت اور قانون نیچر

(از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

ایک صاحب لکھتے ہیں۔ قانون شریعت اور قانون نیچر کہاں علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہیں۔ اور کہاں ایک دوسرے پر غالب آجاتے۔ اور ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں۔ اور ان میں سے غالب کون ہے۔

ہر چیز مسلم و محسن ہے

یہ کئی سوالات ہیں۔ جن کے جواب کے متعلق پہلے اس بات کا سمجھنا ضروری ہے۔ کہ قانون شریعت اور قانون قدرت دونوں قانون اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور قانون کا مفہوم جو حد بست اور جزا و سزا کو چاہتا ہے۔ وہ دونوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور قانون شریعت کا دارومدار دراصل قانون قدرت ہی کی پیش کردہ چیزوں پر رکھا گیا ہے۔ آگے خواہ وہ خالق اور اس کے حقوق عبادت اور اطاعت سے تعلق رکھتی ہوں۔ خواہ مخلوق اور اس کے حقوق سے جو شفقت اور اعانت کے معنوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً قانون قدرت اپنے نظام محکم اور ترتیب ابلغ سے ایک ایسی ہستی کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ جو اس قانون کا واضع اور موجودات عالم کی ہر نوع خلق کی روحوں کی تمام قوتوں اور جسموں کے تمام ذرات کی خاصیتوں کے مختلف دائروں کے لئے حدیں مقرر کرنے والی ہے۔ اب کامل شریعت اور دین الفطرت کے قانون کا قانون قدرت کا ہمنوا ہونے سے اس صداقت کی شہادت پیش کرنا ضروری ہے۔ جو اسلامی شریعت کی الہامی کتاب یعنی قرآن کریم نے قل اللہ خالق کل شیئ وھو الواحد القھار کے الفاظ میں مدلل طور پر پیش کی ہے۔ اور انسانی زندگی کا اصل مقصد بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن کے رو سے یہ قرار دیا ہے۔ انسان دنیا میں زندگی اس طرح سے گزارنے والا ہو۔ کہ ایک طرف اس کی زندگی خدا تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت کا نمونہ اپنے اندر رکھتی ہو۔ اور دوسری طرف اس کی زندگی کا طرز عمل مخلوق خدا کے ساتھ محسنانہ طریق پر ہو۔ پس انسان کا خدا تعالےٰ کی اطاعت کے لحاظ سے مسلم ہونا اور اس کی مخلوق کی شفقت اور احسان کے لحاظ سے محسن بننا اور ان دونوں مقصدوں کے لئے انسان کا زندگی وقف رکھنا۔ یہی وہ مقصد ہے۔ جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا۔ اور جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ قانون قدرت میں تمام مظاہر قدرت کی ہستی اسی نمونہ کو پیش کر رہی ہے۔ کہ وہ ایک طرف خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ قانون کی اطاعت سے مسلم بنی ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف مخلوق پر احسان کرنے کے لحاظ سے محسن ہے۔ جیسے فرشتے سورج۔ چاند۔ ستارے۔ آگ۔ پانی۔ زمین اور ہوا وغیرہ وغیرہ۔ یہی نمونہ پایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک چیز کی ہستی مسلم اور محسن ہونے کے مقصد میں وقف شدہ نظر آتی ہے

قانون قدرت کی ایک بہت بڑی غرض

پس جس طرح سب مخلوقات کی پیدائش کی انتہائی غرض حسب فحوائے آیت وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا منہ انسانی زندگی کے قیام اور انسانی زندگی کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہے۔ اسی طرح قانون قدرت کی ایک بہت بڑی غرض علاوہ اور اغراض و مقاصد کے انسان کو شریعت کے قانون کی پیروی سکھانا ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی رضاء کے حصول کی غرض جو قانون شریعت کی اتباع سے وابستہ کی گئی ہے۔ شریعت پر عامل ہونے سے حاصل کرے اور قانون شریعت کی اطاعت کا نمونہ اسی طرح اختیار کرے۔ جس طرح موجودات عالم قانون قدرت کی اطاعت کا نمونہ اس کے لئے پیش کر رہی ہیں۔ اور قانون شریعت کے توڑنے کی سزا پر اسے ایسا ہی یقین ہو۔ جیسا کہ قانون قدرت کے توڑنے کی سزا پر اسے ہے۔ جس کے باعث وہ قانون قدرت کو توڑنے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً آگ میں یا سانپ اور بچھو کے سوراخ میں ہاتھ ڈالنے کے لئے یا ایسے جنگل میں جس میں شیر اور چیتے اور اژدہا رہتے ہیں جانے کے لئے جرأت نہیں کرتا اور احتیاط سے کام لیتا ہے۔ کیونکہ اسے یقین ہے۔ کہ قانون قدرت کی خلاف ورزی سے اسے دم نقد سزا ملے گی پس قانون قدرت کی سزائیں انسان کے دل میں جو یقین پیدا کرتی ہیں یہی یقین قانون شریعت کی خلاف ورزیوں کی سزا کے متعلق پیدا کرنا قانون قدرت کے درس عبرت میں بطور مقصد تزکیہ نفوس و بغرض اصلاح وحصول تقوےٰ مدنظر رکھا گیا ہے۔ تا انسان گناہوں کی میل کچیل سے بالکل پاک و صاف ہوکر حسب ارشاد صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر اور اس کے اخلاق حسنہ سے متخلق ہوسکے اور تا خلافت کبریٰ کے تاج کی حقیقی عزت و عظمت سے مزین ہوکر کائنات عالم میں بشان عبودیت تامہ کاملہ وہ خدا کا کامل نائب قرار پائے اور اس کا تصرف فی الاسباب ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ کی عملی تصویر نظر آئے جیسا کہ انبیاء اور ان کے خلفاء اور مظاہر کی شان انہی معنوں میں پائی جاتی ہے۔

قانون قدرت اور قانون شریعت کا مرکزی نقطہ

پس قانون قدرت اور قانون شریعت مذکورہ بالا مقصد کے لحاظ سے آپس میں تخالف نہیں رکھتے۔ بلکہ تعاونی مفاد کے نیچے توافق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کی قولی اور شرعی کتاب ہے۔ وہ قانون قدرت کی جو خدا کی فعلی کتاب ہے۔ موافقت سے اس کا صحیح فوٹو اور کامل تصویر پیش کرنے والی ہے۔ نہ کہ اس کے مخالف اور خدا کے قول کا اس کے فعل کی مطابقت میں پایا جانا بالکل فطری اقتضاء ہے۔ اور پھر جب قانون قدرت اور قانون شریعت دونوں کی غرض انسان کی کامل اور ابدی زندگی کے مفاد کے لحاظ سے ایسے سامان کا مہیا کرنا ہے۔ جس سے انسانی زندگی کا انتہائی مقصد حاصل ہوسکے تو اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دونوں قانونوں کا مرکزی نقطہ جس کے ارد گرد وہ دونوں چکر لگا رہے ہیں۔ وہ انسان اور اس کی زندگی ہے۔ اور دونوں کا دائرہ عمل انسان کی نسبت سے اگر زیر سوال ہو۔ کہ انسانی زندگی کے لحاظ سے قانون قدرت اور قانون شریعت علیحدہ علیحدہ کہاں کام کرتا ہے تو اس مخصوص نظریہ کے لحاظ سے بھی شاخ در شاخ کئی پہلوؤں پر اس کا اشتمال پایا جاتا ہے۔ جن میں سے بطور مثال ذیل کی صورت ذکر کی جاتی ہے۔

قانون قدرت اور قانون شریعت کا علیحدہ علیحدہ دائرہ عمل

انسان کے وجود پر غور کرنے سے بھی دونوں قسم کے قانونوں کے دائرہ کا

جداگانہ عمل نظر آجاتا ہے سخت بھوک اور پیاس کے وقت قانون قدرت کے رُو سے انسان غذا استعمال کرتا ہے۔ اور قانونِ قدرت کے پیش کردہ طریق پر غذا انسان کو بدل ما یتحلل سے جزو بدن بننے کا فائدہ دیتی ہے۔ اور جب انسان کھانے کی چیز کھاتا۔ اور پینے کی چیز پیتا ہے۔ تو وہ غذا جو کائناتِ عالم کے ذرات کی تاثیر کا عملی وجود ہے۔ قانونِ قدرت اس سے اپنے دائرۂ عمل میں انسان کے وجود کے ذرہ ذرہ میں ہر آن زندگی کی ایک نئی رُوح بخشتا ہے۔ یہاں تک کہ جسم کے کثیف سے کثیف حصے سے لے کر رُوح کی لطیف سے لطیف قوتوں اور حسوں تک اس غذا کا اثر پہونچ جاتا ہے

پس ایک طرف قانون قدرت کا یہ عمل انسانی وجود کے جسم۔ اور رُوح کے قیام کے لئے جس طرح ظاہر ہوتا ہے۔ وہ انفسی اور آفاقی تناسبات کے نیچے اس کے سامنے ہے۔ اور دوسری طرف قانون شریعت کی ہدایت کے ماتحت اسے حکم ہے۔ کہ وہ غذا کے استعمال کے وقت شریعت کی اس ہدایت کو بھی ملحوظ رکھے۔ کہ وہ غذا حلال کھائے۔ جسے شریعت نے اس کے لئے حلال کیا ہے۔ اور حرام کے استعمال سے پرہیز کرے جس کا استعمال شریعت نے حرام قرار دیا ہے پھر انما الاعمال بالنیات کے ارشادِ نبوی کے مطابق نیت جو اعمال کے جسم کے لئے بطور رُوح ہے کھانے کے وقت کلوا واشربوا ولا تسرفوا کے حکم کے نیچے اس بات کی نیت دل میں ٹھان رکھے۔ کہ وہ کھانے کا فعل اللہ تعالےٰ کا حکم سمجھ کر بجا لا رہا ہے۔ اور کھانے کی طاقتوں کے متعلق اس کا یہ پروگرام ہو۔ کہ وہ کھانے کی طاقتوں سے قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کے پیش کردہ پروگرام کی تعمیل کا فریضہ ادا کرنے والا ہے اور خالق اور مخلوق کے حقوق کی ادائیگی محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کی غرض سے اس کا اصل مقصد اس غذا کی قوتوں سے وابستگی رکھتا ہے اب اس نیت سے غذا کا استعمال قانونِ شریعت اپنے دائرۂ عمل میں انسانی وجود کے تمام ذرات میں رُوحانی پاکیزگی۔ اور تقوےٰ کی رُوح پھونکیگا اور اس طرح کی نیت سے کھانا کھانے سے تمام قسم کی نیکیوں کے لئے رغبت۔ اور تمام بدیوں۔ اور برائیوں سے نفرت کی تحریک اور جنبش پیدا ہوگی۔ اب ایک ہی وجود انسانی میں قانون قدرت کا دائرۂ عمل اور طرح سے اپنا اثر ظاہر کریگا اور قانونِ شریعت اور طرح سے یعنی قانونِ قدرت انسان کی دُنیوی اور ظاہری زندگی کے نشوونما میں اپنا عمل دکھائے گا۔ اور قانون شریعت دینی اور روحانی زندگی کے نشوونما میں اور اس طرح سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ قانونِ قدرت۔ اور قانون شریعت کا دائرۂ عمل علیحدہ علیحدہ بھی ہے جیسا کہ دین اور دُنیا کا دائرہ اپنی اپنی خصوصیات کے لحاظ سے الگ الگ حیثیت میں پایا جاتا ہے۔

دونوں قوانین کا ایک دوسرے پر غلبہ یا ٹکراؤ

قانونِ شریعت کے رُو سے ایک شخص نے روزہ رکھا ہے۔ اور قانونِ قدرت کے نیچے بعض اسباب ایسے پیدا ہوئے ہیں۔ کہ وہ قولنج یا ذات الجنب یا درد گردہ وغیرہ کسی مرض سے بیمار ہو گیا۔ اور اس صورت میں دونوں قانونوں کا تصادم ہونے اور دونوں کے ٹکرانے سے قانونِ شریعت نے روزہ کا حکم فمن کان مریضاً کے رُو سے واپس لے لیا۔ لیکن روزہ کی وجہ سے قانونِ قدرت اپنے عمل سے نہیں رُکا۔ اور نہ ہی پیچھے ہٹا۔ لیکن شریعت کے قانون نے بیماری کے پیدا ہو جانے سے اپنے روزہ کے قانون کو روزہ دار سے قانونِ قدرت کے غالب آجانے سے واپس لے لیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ بعض صورتوں میں قانون قدرت اور قانون شریعت کا ٹکراؤ بھی ہو جاتا ہے۔ اور ٹکرا ہونے سے کبھی قانون قدرت قانون شریعت پر غالب آجاتا ہے۔ کبھی قانون شریعت۔ قانون قدرت پر غالب آجاتا ہے۔ جیسا کہ قوم ہُود قوم صالح۔ قوم شعیب وغیرہ پر آندھی اور زلازل وغیرہ کی صورت میں ہلاک کردینے کے لئے قانونِ قدرت کے پیدا کردہ اسباب ظہور میں آئے اور ان سے کافر لوگ جو قانونِ شریعت کے مخالف تھے۔ ہلاک کردیئے گئے۔ لیکن قانونِ شریعت کی اتباع کرنے والے مومنوں کی جماعت کو وہ عذاب ہلاک نہ کرسکے۔ اور اس طرح سے قانونِ شریعت قانونِ قدرت کے پیش کردہ اثرات ہلاکت کو باطل کردینے سے اس پر غالب آگیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

آپ کا یہ لکھنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں یہ لکھا ہے۔ کہ "قانونِ قدرت قانون شریعت پر غالب آجاتا ہے" گو یہ الفاظ نہیں۔ لیکن اس طرح کا مطلب خود حضور اقدس نے بوضاحت بیان فرما دیا ہے۔ کاش! آپ اچھی طرح سمجھ کر پڑھتے۔ اردو عبارت تھی اور واضح مطلب تھا۔ لیکن واضح اردو میں بیان کردہ مطلب کے سمجھنے سے بھی قاصر رہنا حد درجہ کی تعجب خیز بات ہے۔ ہاں آپ نے جو فقرہ لکھکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ کہ یہ حضرت اقدس نے لکھا ہے۔ الفاظ مرقومہ تو ساری کشتی نوح میں نہیں پائے جاتے۔ خدا اور اس کے مقدسین کے کلام کی نسبت سے نقل کو پیش کرنا بہت احتیاط چاہتا ہے۔ ایک ہی لفظ کے تغیر و تبدل سے معنوں میں بہت فرق پڑجاتا ہے۔ بلکہ بعض زیر اور زبر کے فرق سے معنے کچھ کے کچھ بن جاتے ہیں۔ سورۂ فاتحہ کا لفظ اَنْعَمْتَ جو حرف تَ کی زبر سے ہے اگر اُسے بجائے زبر کے زیر یا پیش سے پڑھا جائے۔ تو نہ صرف معنے ہی غلط بنتے ہیں۔ بلکہ اس سے کفر بھی لازم آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "کشتی نوح" ایڈیشن نمبر ۱ کے صفحہ ۷۶ - اور ۷۷ پر یُوں فرماتے ہیں:-

"یہ خیال مت کرو۔ کہ اگر زمین پر خدا کی بادشاہت ہے۔ تو پھر لوگوں سے جرائم کیوں ظہور میں آتے ہیں۔ کیونکہ جرائم بھی خدا کے قانون قضاء و قدر کے نیچے ہیں۔ سو اگرچہ وہ لوگ قانونِ شریعت سے باہر ہو جاتے ہیں۔ مگر قانونِ تکوین یعنے قضاء و قدر سے وہ باہر نہیں ہوسکتے۔ پس کیونکر کہا جائے۔ کہ جرائم پیشہ لوگ الٰہی سلطنت کا جُوا اپنی گردن پر نہیں رکھتے دیکھو۔ اس ملک برٹش انڈیا میں چوریاں بھی ہوتی ہیں۔ خون بھی ہوتے ہیں۔ زناکاری۔ اور خائنی۔ اور مرتشی وغیرہ ہر ایک قسم کے جرائم پیشہ بھی پائے جاتے ہیں۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس ملک میں سرکار انگریزی کا راج نہیں۔ کیونکہ راج تو ہے۔ مگر گورنمنٹ نے عمداً ایسے سخت قانون کو مناسب نہیں سمجھا۔ جس کی دہشت سے لوگوں پر زندگی مشکل ہو جائے۔ ورنہ اگر گورنمنٹ تمام جرائم پیشہ کو ایک تکلیف دہ زندان میں رکھ کر ان کو جرائم سے روکنا چاہے۔ تو بہت آسانی سے وہ رُک سکتے ہیں۔ یا اگر قانون میں سخت سزائیں رکھی جائیں۔ تو ان جرائم کا انسداد ہوسکتا ہے"

پھر فرماتے ہیں۔
"اگر خدا کا قانون ابھی سخت ہو جائے اور ہر ایک زنا کرنے والے پر بجلی گرے۔ اور ہر ایک چور کو یہ بیماری پیدا ہو کہ ہاتھ گل سڑ کر گر جائیں اور ہر ایک سرکش خدا کا منکر اس کے دین کا منکر طاعون سے مرے تو ایک ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی تمام دنیا راستبازی اور نیک بختی کی چادر پہن سکتی ہے۔ پس خدا کی زمین پر بادشاہت تو ہے۔ لیکن آسمانی قانون کی نرمی نے اس قدر آزادی دے رکھی ہے۔ کہ جرائم پیشہ جلدی نہیں پکڑے جاتے"۔

اب یہ کتنی واضح عبارت ہے اور اس کا مطلب بھی بالکل صاف ہے۔ کہ اگر قانون شریعت کی نرمی سے جرائم پیشہ لوگ ناجائز فائدہ اٹھا کر قانون سے باہر نکلنا چاہیں۔ تو قضا وقدر کے قانون سے جو موت بیماریوں۔ زلزلوں۔ طوفانوں اور بجلیوں وغیرہ حوادث کے ذریعے وقوع میں آتا رہتا ہے۔ جرائم پیشہ لوگ ہرگز نکل نہیں سکتے۔ اور اس صورت مذکورہ کے نیچے چونکہ قانون قضا وقدر کی شدت اور گرفت قانون شریعت کے نرم قانون کے بالمقابل خدا کے جلال کی زیادہ مظہر ہے۔ اس لئے یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ قضا وقدر کا قانون شریعت کے قانون پر غالب ہے اور یہی وہ قانون ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم نے بعض مقامات پر لفظ مشیت استعمال کیا۔ جیسا کہ آئت ولو شاء اللّٰہ ما اشرکوا (پ ۸ ع ۱۳) و لو شئنا لاٰتینا کل نفس ھداھا (سجدہ) و لو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلھم جمیعا (یونس پ ۱۱ رکوع ۱۰) سے ظاہر ہے۔

قادیان اور قرآن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر خبر دی تھی۔ کہ میرے بعد ایک ایسا زمانہ ہوگا جب قرآن اٹھ جائے گا۔ یعنی قرآنی علم اور نور کے فقدان کی وجہ سے مسلمان گویا قالب بے جان اور مردہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مسلمان کہلانے والے قرآن سے غافل ہو گئے۔

پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ گو علم اور نور کے لحاظ سے قرآن مسلمانوں سے اس قدر دور ہوگا۔ جیسا کہ آسمان پر ثریا زمین سے دور ہے۔ مگر اس قدر بُعد کے باوجود فارسی الاصل لوگوں میں سے ایک انسان پیدا ہوگا۔ جو عشق محمدؐ کی برکت سے وہ اور اس کی اولاد دوبارہ قرآن کو پالیں گے اور پھر دنیا کی ظلمت کو قرآنی نور کے ذریعے سے دور کریں گے۔ سو لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اللہ کا جس کے فضل نے اس بشارت کا پورا ہونا بھی ہمیں دکھا دیا قادیان بھی دنیا کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ مگر فرق نمایاں یہ ہے۔ کہ جہاں دوسرے لوگ نفسانی ہوا و ہوس کے بندے بنکر طرح طرح کے عیش و عشرت کے مشاغل میں مصروف رہتے ہیں۔ قادیان کے لوگ قرآنی شراب طہور میں مخمور اور محمدیؐ حسن کے مستانے ہو رہے ہیں۔ قرآن ان کی غذا ہے۔ اسی سے وہ زندہ ہیں۔ اور باقی دنیا کو بھی اسی کے ذریعہ زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی صبح ان کی ضحیٰ ان کی دوپہر ان کی شام اور ان کی رات اور ان کی سحر قرآن ہی کی تلاوت اور مطالعہ اور تدبر اور تفکر میں گزرتی ہے صبح کی نماز کے بعد کئی مساجد میں قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ پھر کہیں عربی میں مہارت پیدا کرنے اور قرآنی زبان سکھلانے کے لئے عربی صرف و نحو کا درس ہوتا ہے۔ کہیں احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی قرآن ہی کی تفاسیر ہیں۔ ایک درس آج کل مسجد اقصےٰ میں روزانہ عصر کی نماز کے بعد بالخصوص باہر سے آمدہ مہمانوں کی خاطر ہوتا ہے۔ تا قرآنی نور کی کرنیں قادیان سے نکلکر بیرونجات کو بھی منور کریں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ عشاء کی نماز میں بہت دیر سے تشریف لائے۔ تو دیکھا کہ بہت سے صحابہ رضؓ نیند کے غلبہ کے باوجود بہت شوق اور اخلاص سے نماز کے لئے منتظر بیٹھے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم ہی ہو جو خدا تعالےٰ کی محبت کی وجہ سے جاگ رہے ہو۔ اور نیند کی قربانی کی وجہ سے فضل الٰہی کے مورد ہو۔ یہی نظارہ قادیان میں پایا جاتا ہے۔ نماز مغرب کے بعد سے ہی مشتاقانِ کلام الٰہی دُور و نزدیک کے محلہ جات سے آکر مسجد مبارک میں جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی علیہما السلام (اللہ حضور کو صحت اور عافیت کے ساتھ اور برکات اور بلندیٔ درجات کے ساتھ دیر تک جماعت کے سروں پر قائم رکھے آمین) قرآن کریم کا درس فرماتے ہیں سبحان اللہ۔ نور اور علم کا ایک دریا بہ رہا ہوتا ہے۔ جو لوگ اس کوچہ سے بے بہرہ ہیں۔ ان کے لئے ہم کیونکر اس کیفیت کو بیان کر سکتے ہیں! مستانہ وار میخوار ساقی کے اردگرد جھمگٹ لگائے بیٹھے ہیں۔ عجیب مستانہ انداز ہوتا ہے نہ گرمی کی پروا ہے۔ اور نہ نیند کے غلبہ کی۔ رات کے دس۔ ساڑھے دس بعض دفعہ گیارہ اور ساڑھے گیارہ بھی بج جاتے ہیں۔ جب درس ختم ہوتا ہے پھر کہیں جا کر عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔

قادیان ام القریٰ ہے۔ دنیا کی بستیوں کی ماں۔ دنیا کو زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کے لئے آج یہیں قرآنی علم کا دودھ پیدا ہوا ہے۔ اسی دودھ پر آج افراد اور اقوام کی زندگی کا انحصار ہے۔ بیرونجات کی جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے شہر اور مقام میں قادیان کا رنگ قائم کریں۔ اور بجائے چھوٹی چھوٹی باتوں پر وقت ضائع کرنے کے علم قرآن کے سیکھنے سکھانے اور پھیلانے کے لئے قادیان والوں کی مانند وقت اور نیند آرام و آسائش کی قربانی کریں۔

ایک فوج ہے۔ محمدی سپاہیوں کی جو قادیان میں فتح محمدیؐ کو دنیا میں قائم کرنے کی خاطر تیار ہو رہی ہے وجاھدھم بہٖ جھادًا کبیرًا میں خدا تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ قرآنی علم اور نور کی تلوار سے جہاد کرو۔ ایک نور ظاہر ہوا ہے۔ وہی محمدی نور۔ جس سے منور ہو کر کئی ستارے دنیا کے مختلف ممالک کے افق میں طلوع ہو کر دلوں کو منور کر رہے ہیں۔ قادیان کے بوڑھے کیا اور بچے کیا۔ مرد کیا اور عورتیں کیا نوجوان اور عالم اور ان پڑھ سب کے سب قرآن کے عاشق اور دلدادہ ہے سبحان اللہ ایک نور قرآنی ہے۔ جو سب کے چہروں سے نمایاں ہے۔ ایک مسرت ایک بشاشت ایک اطمینان ایک سکون ایک عجیب وقار ان کے چہروں سے ظاہر ہے۔ اور یہ سب قرآن ہی کی برکت ہے۔ جو محمدی نبوت اور خلافت کے طفیل ہمیں ملی ہے۔ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
(کلام مسیح موعودؑ)

اللّٰھم صل علیٰ نبینا محمد وآل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید ٥

خاکسار
ڈاکٹر بدرالدین احمد عفی اللہ عنہ

نوجوانانِ جماعت سے خطاب

پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ہاں مجلس خدام الاحمدیہ قائم کرو

قومی ترقیات کیلئے جدوجہد کے وقت چھوٹوں اور بڑوں ناتوانوں اور ضعیفوں کی نظر قوم کے نوجوانوں ہی کی طرف اٹھتی ہے کہ وہ اپنی اٹھتی جوانی اور طاقت و ہمت کے ایام میں قوم کی ترقی اور بہبود کے لئے ساعی ہوں۔ قومی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ اور جادۂ استقامت پر گامزن ہوتے ہوئے قوم کو بامِ رفعت پر پہنچانے میں ممد ہوں۔

مگر جس طرح ملکی فتوح کے لئے قبل از وقت فوج کی تنظیم و تربیت ضروری ہے۔ اسی طرح مذہبی و ملی جنگ کے لئے نوجوانوں کی تنظیم۔ ان کی صحیح اصول کے مطابق تربیت اور ان میں اخلاص ایمان جفاکشی اور جذبۂ ایثار و اطاعت پیدا کرنا لابدی ہے آقائنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں۔ جن کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف قدم نہیں اٹھ سکتا۔"

پھر فرمایا:۔

"اور وہ اصلاح اسی ڈھنگ میں ہو سکتی ہے۔ کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے۔ کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں۔ کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آ جائے۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

اسی غرض کے پیشِ نظر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی۔ جس کے ارکان کے فرائض بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"تمہارا فرض ہوگا۔ کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو۔ تم تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ نہ صرف اپنے مذہب کے غریبوں اور مسکینوں کی بلکہ ہر قوم کے غریبوں اور بیکسوں کی۔ تا دنیا کو معلوم ہو۔ کہ احمدی اخلاق کتنے بلند ہوتے ہیں" نیز فرمایا

"نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی حالت کو سدھارنے اور دین کی خدمت کے لئے تقوےٰ اور سعی سے کام لینے کی طرف توجہ کریں"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ راپریل ۱۹۳۸ء)

اے نوجوانانِ جماعت! کمرِ ہمت کس کے اٹھو اور اپنے محبوب مطاع ہاں اس محبوب مطاع کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اٹھو۔ جس کے ہاتھ پر تم نے اپنی جان و مال غرضیکہ سب ہی کچھ بیع کر دیا ہے۔ جس سے ناطہ جوڑ کے تم نے دنیا و جہان سے مونہہ موڑا اعزا و اقارب کو چھوڑا۔ اٹھو۔ اور اخلاص کے اس مظاہرے میں کسی سے پیچھے نہ رہو۔ زندگی اور بیداری۔ فرض شناسی اور ذمہ داری کے احساس کا ثبوت دو۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق "تم حزب اللہ بن جاؤ۔ اسلام اور اللہ تعالےٰ کی محبت نیکی اور سچائی ہمت اپنے دلوں میں پیدا کر لو۔ اور دنیا کی بہتری میں لگ جاؤ۔ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ.... ....پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالےٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ راپریل ۱۹۳۸ء)

اپنے ہاں نوجوانوں کو منظم کرو۔ حضور اقدس کے خطبات مندرجہ الفضل ۱۰ اپریل و ۱۳ اپریل اور پروگرام و ہدایات مندرجہ الفضل ۶ رجولائی کی روشنی میں فوراً کام شروع کر دو۔ اور خاکسار کو اطلاع دو۔ قادیان کے جملہ محلہ جات میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ بیرونجات سے ۵۶ مجالس کے قیام کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں بیرونِ ہند سے نیروبی۔ ممباسہ۔ میگاڈی (ایسٹ افریقہ) اور سیلون سے مجالس کے قیام اور باقاعدہ کام کرنے کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان کے علاوہ انگلستان۔ نائیجیریا اور فلسطین میں بھی مجالس قائم ہو رہی ہیں۔ اٹھو! اٹھو!! سستیاں دور کرو۔ اور غفلتیں چھوڑو۔ نوجوانوں کے ذہن میں یہ بات ڈال دو اور ان کے قلوب پر اس کا نقش کر دو۔ کہ جو شخص کام کرتا ہے۔ وہ عزت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا۔ بلکہ نکما رہتا ہے۔ وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے۔ اور یہ کہ معمولی دولتمند یا زمیندار تو الگ رہے۔ اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے۔ تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے۔ جو کام کرتا ہے"
(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

اس تگ و دو اور جدوجہد میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو بھی ملحوظ رکھو کہ "میں انہیں یہ نصیحت کرتا ہوں. یعنی یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ اور ان مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی جو میرے اس خطبہ کے نتیجے میں قائم ہوں۔ کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ان کا تعداد پر بھروسہ نہ ہو۔ بلکہ کام کرنا ان کا مقصود ہو" کہ حضور فرماتے ہیں "میں کہتا ہوں۔ یہ سوال نہیں کہ تمہارے دس ممبر ہیں یا پچاس یا سو۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک سیکرٹری یا پریذیڈنٹ ہی "کہی" ہاتھ میں لے لے اور گلیوں کی صفائی کرتا پھرے۔ یا لوگوں کو نماز کے لئے بلائے یا کوئی غریب بیوہ جس کے گھر سودا لا کر دینے والا کوئی نہیں۔ سودا لا کر دے دیا کرے۔ تو بیشک پہلے لوگ اسے پاگل کہیں گے۔ مگر چند دنوں بعد اس سے باتیں کرنے لگ جائیں گے پھر انہیں میں سے بعض لوگ ایسے نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہمیں اجازت دیں۔ کہ ہم بھی آپ کے کام میں شریک ہو جائیں۔ اس طرح وہ ایک سے دو ہو جائیں گے۔ دو سے چار ہو نگے اور بڑھتے بڑھتے ہزاروں نہیں لاکھوں تک پہنچ سکتے ہیں"

پس بجائے اس کے کہ وہ تعداد بڑھانے کے شوق میں کام نہ کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کریں جنہیں بعد میں نکالنا پڑے۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ صرف کام کرنے والوں کو اپنے اندر شامل کیا جائے۔ اور جو کام کرنے کا شوق اپنے اندر نہیں رکھتے انہیں شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ اندر سے گند نکالنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن باہر سے گند نہ آنے دینا بہت آسان ہوتا ہے"
(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

خادم الاحمدیت خاکسار: خالد سیکرٹری
مجلس خدام الاحمدیہ۔ قادیان

کیا ہم پیر پرست ہیں؟

خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ سے محبت و عقیدت رکھنا ہرگز پیر پرستی نہیں

پیر پرستی کا طعنہ

غیر مبائعین اور ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب کا یہ عام دستور ہے کہ جب کبھی وہ اپنی تقریر یا تحریر میں ہماری جماعت کا ذکر کرتے ہیں۔ تو شاذ ہی کوئی موقعہ ایسا ہو۔ کہ ہمیں پیر پرست نہ کہتے ہوں۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ آخر ہمیں پیر پرست کیوں کہا جاتا ہے

(۱) کیا اس وجہ سے کہ ہم نے خدا تعالےٰ کے اس وعدہ پر ایمان لا کر جو اس نے اپنے پاک کلام میں آیت استخلاف میں بیان فرمایا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو برحق خلیفہ قبول کیا۔

(۲) پھر کیا اس وجہ سے غیر مبائعین کے نزدیک ہم پیر پرست ہیں کہ خدا تعالےٰ کے اس حکم کے ماتحت کہ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ یعنی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ مت کرو۔ ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو واجب الاطاعت خلیفہ مانا۔ اور جماعت کے نظام کو توڑ کر پراگندگی پیدا نہیں کی۔

(۳) پھر کیا ہم اس لئے پیر پرست ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال مبارک پر عمل کیا۔ کہ (۱) اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبداً حبشیاً فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور۔ کہ میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور امیر کی فرمانبرداری اور اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔ خواہ وہ امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو کیونکہ جو شخص تم سے میرے بعد زندہ رہے گا۔ وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس اے لوگو تم پر لازم ہے۔ میری سنت کا اقتدا۔ اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرو جو مہدی ہونگے اور میرے بعد آئیں گے۔ تم ان کے دامن سے مضبوطی سے وابستہ رہنا۔ اور نئی بدعات سے جو تمہیں ان خلفاء کے دامن سے علیحدہ کرنے کے لئے وضع کی جائیں بچنا۔

(۲) من اطاعنی فقد اطاع اللّٰہ ومن عصانی فقد عصی اللّٰہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعصی الامیر فقد عصانی۔ کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے۔ وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔

(۴) پھر کیا اس لئے ہم غیر مبائعین کے نزدیک پیر پرست ہیں۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت میں درج شدہ ان الفاظ پر عمل کیا۔ کہ "یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے۔ کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی صدیق کے وقت میں ہوا۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ رضی بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو کھڑا کیا دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں۔ فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ تورات میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔"

پھر دوسری قدرت کے متعلق فرماتے ہیں۔ "اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔ قدرت اولیٰ کے متعلق فرماتے ہیں۔ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔ پھر قدرت ثانیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔"

جسطرح ہم نے قدرت اولیٰ کو قبول کیا اسیطرح ہم نے قدرت ثانیہ کو بھی قبول کیا۔ کیوں قبول کیا اسلئے وہ (۱) ہمارے لئے بہتر ہے۔ (۲) دائمی ہے (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہا۔ اس کی تخم ریزی خدا تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ سے کرا دی مگر تکمیل اب اسکی قدرت ثانیہ کے وجودوں سے ہوگی۔ مگر قدرت ثانیہ کے مظہر اولیٰ کو ہمارے غیر مبائعین بھی مانتے ہیں۔ مگر جب قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کی باری آئی تو اس کو قبول کرنے والے ان کے نزدیک پیر پرست بن گئے

(۵) پھر کیا ہمیں پیر پرست اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جن کی قبولیت دعا کے نشان سے غیر مبائعین بھی انکار نہیں کرتے) کی

دعاؤں پر ایمان لا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو موعود خلیفہ مانا ہے

صرف ایک نظم محمود کی آمین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریباً ساٹھ دعائیں اپنی اولاد کے حق میں خدا تعالےٰ کے حضور کی ہیں۔ اور کہا ہے۔ کہ اے میرے پروردگار۔ میرے جو یہ تینوں بیٹے ہیں ان کو تو نیک قسمت۔ نیک اختر دین کے قمر۔ رتبہ میں برتر۔ جہان کے رہبر۔ جہان کے ہادی۔ مرجع شہاں مہرِ انور۔ نیکو گہر۔ نور یکسر۔ اہلِ وقار فخر دیار۔ مولےٰ کے یار۔ اور ان کو دین و دولت۔ رشد۔ ہدایت۔ عمر۔ عزت۔ تاج۔ افسر۔ بخت جاودانی۔ فیض آسمانی۔ عطا کر۔ اور اے بندہ پرور ان کو شیطان سے دور۔ اپنے حضور۔ جاں پر ز نور۔ دل پر سُرور اور ہر غم سے دُور رکھ۔ ان سب پہ تیرا فضل اور رحمت ہو۔ ان کا کوئی ثانی نہ ہو۔ پھر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حق میں خاص طور پر دعا فرماتے ہیں۔ ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

کیا ان دعاؤں کے مصداق کو قبول کرنا پیر پرستی ہے۔

۶۔ پھر کیا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے نزدیک ہم اس لئے پیر پرست ہیں۔ کہ ہم نے اِن دعاؤں کے نتیجہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے بارے میں کیں۔ اور جنہیں خدا تعالےٰ نے قبول کر لیا۔ مصلح موعود اور قدرت ثانیہ کے مظہر کی پیشگوئی کو قبول کر کے اس اولو العزم انسان کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا تھا۔

”خدا تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے“

(حاشیہ رسالہ الوصیت)

خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے۔ اس نے اپنے پیارے مسیح کو قبل از وقت یہ بات بتا دی تھی۔ کہ قدرتِ ثانیہ کا وہ مظہر۔ جو تیری ذریت سے ہوگا۔ وہ بعضوں کی نظروں میں قابل اعتراض ٹھہرے گا۔ اور وہ اسے معمولی انسان سمجھیں گے۔ سوائے اہلِ پیغام خدا نے تمہیں ان لوگوں میں شامل کر دیا جو معترض ہیں۔ اور ہمیں اپنے فضل سے اس نے مبائعین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما دی۔ اگر یہ پیر پرستی ہے۔ تو ایسی پیر پرستی خدا کرے۔ ہمارا ہمیشہ شعار رہے۔

خاکسار۔ کرم الٰہی ظفر مجاہد تحریک جدید

شکریہ خدام الاحمدیہ

مئی ۱۹۳۸ء کے آخری عشرہ میں جو عشرہ وصیت خدام الاحمدیہ نے منایا۔ اور وصیت کی تحریک کی۔ اس کی وجہ سے کافی وصایا ہمیں پہونچی ہیں۔ جس کے لئے میں خدام الاحمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ اور آئندہ بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا کرے۔ اور اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہو جائے ؛

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ہرسیاں ضلع گورداسپور میں شاندار تبلیغی جلسہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعا کی قبولیت کا تازہ نشان

۲۳ر اگست کو انجمن احمدیہ ہرسیاں کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء تشریف لائے۔ ۹ ملحقہ انجمنوں کے علاوہ متعدد غیر احمدی اور سکھ صاحبان بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔

صداقت اسلام۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ عرفان الٰہی اور اتحاد کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سامعین نے نہایت توجہ سے آخر وقت تک تمام تقاریر سنیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔

اگلے دن وفد کی صورت میں ہم غیر احمدی احباب کے پاس گئے۔ اور ان کو انفرادی تبلیغ کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۸ اصحاب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بیعت فارم حضور کی خدمت میں پہنچا دئے گئے۔

ہمارے ایک دوست عرصہ ۷ سال سے اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اپنی والدہ صاحبہ دادی صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ مگر انہوں نے سلسلہ میں داخل ہونے سے ہمیشہ انکار کیا۔ دو ہفتے ہوئے۔ کہ اس دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے چٹھی لکھی۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے پہلی دفعہ حضور کی خدمت میں ایسی چٹھی لکھی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کے بعد وہ سلسلہ بیعت میں داخل ہوئیں۔ الحمد للہ۔ بندہ عبدالرحمٰن انگلش ٹیچر

منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان کے متعلق اعلان

گذشتہ دو سال کی طرح امسال پھر قادیان میں یہ ٹورنامنٹ ۲۸ر ستمبر ۱۹۳۸ء سے ۵ر اکتوبر تک ہونے والی ہے۔ اس میں ہر ایک لوکل اور بیرونی کلب۔ کالج اور سکول شریک ہو سکتا ہے۔

فیس داخلہ ہر ایک ٹیم کے لئے سات روپے ہے۔ مگر ایک سے زائد ٹیمیں بھیجنے والے ادارہ سے ہر دوسری ٹیم کی فیس داخلہ پانچ روپیہ لی جائیگی سکول ٹیموں کا مقابلہ سکول ٹیموں سے ہوگا۔ اور ان سے فیس داخلہ پانچ روپے لی جائے گی۔ سکول ٹیموں میں سے فائنل میچ جیتنے والی ٹیم کے لئے ایک خوبصورت ” ہوگا

دیگر اداروں میں سے فائنل میچ جیتنے والی ٹیم کو ایک شاندار ”چیلنج کپ“ دیا جائے گا۔ اور ”رنرز اپ“ کو ایک چھوٹا کپ دیا جائے گا۔ جو حسب قواعد حاصل کرنے والی ٹیم کو ۹ ماہ کے بعد واپس کرنا ہوگا۔ فاتح ٹیم والا چیلنج کپ تین سال لگاتار جیتنے والی ٹیم کی ملکیت ہو جائے گا۔ فاتح اور رنرز اپ ٹیموں کے ممبروں کو چھوٹے کپ دئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ممتاز کھلاڑیوں کو بھی ”کپ“ دئے جائیں گے۔ ہر ٹیم کو قواعد کے مطابق ہر میچ کے لئے نیا بال خود لانا ہوگا۔ مفصل قواعد اور فارم داخلہ سکرٹری سے طلب فرمائیں۔ فیس داخلہ ۲۳ر ستمبر تک سکرٹری کے پاس پہنچ جانی چاہئیے۔ خاکسار قمرالدین

ایک متلاشی حق کی درخواست

ایک صاحب لکھتے ہیں۔ میں اگرچہ احمدی نہیں ہوں۔ لیکن احمدی دوستوں کی خصوصی کرم فرمائی کی وجہ سے آپ لوگوں کے بہت سے اسلامی کاموں سے واقفیت رکھتا ہوں۔ اور اب چاہتا ہوں کہ براہ راست آپ کے کارناموں سے واقفیت حاصل کروں۔ بہت سے احراری میرے احمدیوں کے ساتھ میل جول کو شک کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ مگر میں تلاش حق کے بارے میں تعصب کا قائل نہیں ہوں۔ اور نہ اس بات کا قائل ہوں کہ رائے عامہ کدہر جا رہی ہے۔ ہمیں حق تلاش کرنا چاہیئے اگر میں برسر روزگار ہوتا تو آج مجھے یہ خط نہ لکھنا پڑتا۔ کیونکہ تلاش حق میں مال خرچ کرنا سب سے ادنیٰ قربانی ہے۔ مگر مجبوری ہے اور امید کہ آپ بھی مجھے معذور سمجھیں گے۔ اگر کوئی صاحب ایک متلاشی حق کو "الفضل" کا چراغ دکھانا پسند کریں اور ثواب آخرت سے بہرہ اندوز ہونا چاہیں تو اس کا سب سے زیادہ مستحق میں ہوں امید کہ "الفضل" جاری کر کے میرے قلب مضطرب کو تسکین عنایت فرمائی جائے گی۔

("الفضل") اگر کوئی بھائی ان کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ تو بہت ثواب کا کام ہوگا۔

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی درخواستیں

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ ستمبر ۳۸ء تک دفتر جامعہ احمدیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہ کیا جائے گا۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹیں

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے زعماء اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ماہ اگست کی رپورٹ مرتب کر کے یکم ستمبر کو ہی روانہ کر دیں۔ تا ماہوار رپورٹ میں ان کی کارگذاری کا بھی ذکر کیا جائے۔ نیز اس امر کی بھی اطلاع دیں۔ کہ کتنے ارکان سے وہ عہد لئے جا چکے ہیں۔ جو رکنیت کے لئے مشروط ہیں۔ سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

پتوں کی ضرورت ہے

مفاد سلسلہ کے مدنظر ان احمدی احباب کے مکمل پتوں کی ضرورت ہے جو وکلا اور ریٹائرڈ افسر اور فوجی و ملکی سرکاری شعبوں میں کام کرتے ہوں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

اعلان ضروری

عہدہ داران مجلس عاملہ کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ ماہوار اجلاس بتاریخ ۳ ستمبر ۳۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لنگر میں منعقد ہوگا۔ اگر اس وقت انجمن اختتام نہ ہو سکا تو اجلاس دوسرے دن بھی منعقد کیا جائے گا۔ اس اجلاس میں قواعد و ضوابط پر بھی نظر ثانی کی جائیگی تمام ممبران مجلس سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر شمولیت اختیار کریں۔

مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سکرٹری

محکمہ تعلیم پنجاب کے زیر انتظام جسمانی تعلیم و تربیت کی جماعت

پنجاب میں "تندرست و توانا ہو" کی تحریک عنقریب اب یہ شکل اختیار کرے گی کہ لاہور کے نزدیک ڈی مونٹ مورنسی پارک کوٹ لکھپت میں گریجوایٹوں کے لئے جسمانی تعلیم و تربیت کی ایک جماعت کھولی جائے گی۔ ٹرینڈ گریجوایٹوں کو ترجیح دی جائے گی۔ حکومت پنجاب نے ۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے ۹ ماہ کے عرصہ کے لئے اس جماعت کے کھولے جانے کی منظوری دی ہے۔ یہ جماعت مسٹر ایچ۔ ڈبلیو۔ ہاگ کے زیر انتظام ہوگی جو محکمہ تعلیم پنجاب میں جسمانی تعلیم و تربیت کے مشیر ہیں۔ صاحب موصوف داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب میں سے امیدوار منتخب کریں گے۔

(۱) اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس اور سرکاری ملازمت میں گریجوایٹ مدرس بشرطیکہ ان میں ضروری جسمانی اوصاف ہوں۔

(۲) دوسری حکومتوں اور پرائیویٹ اور مقامی جماعتوں کے زیر انتظام منظور شدہ سکولوں اور کالجوں کے نامزد کردہ اصحاب۔

(۳) پرائیویٹ گریجوایٹ جو بی۔ ٹی۔ یا ایس۔ اے۔ وی ہوں یا اگر وہ ٹرینڈ نہ ہوں تو ان کی ورزش سے متعلقہ قابلیت بہت اعلےٰ ہو۔

جماعت مذکور سے یہ مقصود ہے کہ ان لوگوں کو جسمانی تعلیم و تربیت دی جائے جو اسے صوبہ کے نوجوانوں تک پہنچانے کے اہل ہوں۔

ٹریننگ کے دوران میں ہر طالب علم سے ۱۵ روپیہ ماہوار فیس لی جائیگی۔ اس کے علاوہ ہر طالب علم کو خوراک اور ملازموں کا خرچ برداشت کرنا ہوگا۔ جو اندازاً بیس روپیہ ماہوار ہوگا۔ امیدواروں کو اپنی درخواستیں ۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء تک محکمہ تعلیم پنجاب میں جسمانی تعلیم و تربیت کے مشیر کے نام ارسال کرنی چاہئیں جن کا پتہ ڈی مونٹ مورنسی پارک کوٹ لکھپت ضلع لاہور ہے اور ۲۷ ستمبر کو ملاقات اور امتحان کے لئے صاحب موصوف کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

اعلان تحقیقاتی کمیشن

تحقیقاتی کمیشن نے مندرجہ ذیل امیدواروں کو ۲۱ اگست کے انتخاب کے نتیجہ میں منتخب کیا ہے۔ یہ امیدوار صدر انجمن احمدیہ کے کارکن ہو سکیں گے۔ ان کے ناموں اور پتہ کی فہرست نظارت علیا کو دے دی گئی ہے۔

خاکسار۔ غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

(۱) قاضی عبدالرشید صاحب ارشد فیض اللہ چک
(۲) چوہدری عطاء اللہ صاحب بی۔اے چک نمبر ۳۵ سرگودھا
(۳) چوہدری عبدالحق صاحب چک نمبر ۱۲۱ گوکھووال
(۴) چوہدری محمد اشرف صاحب گھٹیالیاں
(۵) چوہدری خورشید احمد صاحب بٹی پور۔ گورداسپور

الخطبہ

ایک مخلص تعلیم یافتہ مبائع احمدی عمر قریباً ۳۲ سال صاحب جائیداد قوم گھوکھر جو کہ پائپ فٹر کا کام کرتے ہیں اور ماہواری آمدنی سو ڈیڑھ سو کے درمیان رکھتے ہیں نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ پہلی غیر احمدی بیوی بیمار رہتی ہے اس سے دو لڑکیاں موجود ہیں۔ خواہشمند احباب میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ چوہدری عبدالرحمن امیر جماعت انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی

ضرورت

چند ایسے احمدیوں کی ضرورت ہے جو دکان کے کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور دکان کا حساب کتاب اچھی طرح سے رکھ سکتے ہوں دیتا میں رہنا ہوگا۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت **رحمت اللہ احمدی بیرون بدھ وارہ بھوپال سے دریافت فرمایئے**

چند باموقع اور ارزاں قطعات سکنی

اسوقت محلہ دارالشکر شرقی میں حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کے ساتھ متصل بجانب شمال چند قطعات اراضی قابل فروخت ہیں ہر ایک کنال کو بیس بیس فٹ کی دو سڑکیں لگتی ہیں۔ اور بڑی سڑک ان کے علاوہ ہے۔ جو تیس فٹ کی ہے۔ اصل نرخ بڑی سڑک پر بیس روپیہ فی مرلہ اور باقی سڑکوں پر سولہ روپے فی مرلہ ہے۔ اور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء تک کل قیمت ادا کر دینے والے اصحاب کو پندرہ فیصدی کے حساب سے خاص رعایت دی جائے گی۔ ان قطعات کے علاوہ چند قطعات محلہ دارالعلوم میں بھی موجود ہیں جن کا نرخ ۱۲/۵ فی مرلہ اور ۹/۸ فی مرلہ ہے۔

محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

احباب جماعت

یاد رکھیں۔ کرسٹار ہوزری کی اونٹ مارکہ جراب تمام دیسی جرابوں سے بہترین تسلیم کی گئی ہے۔ اس لئے آپ اپنے شہر کے تاجروں سے صرف سٹار ہوزری کی جراب طلب فرمایا کریں۔ اور قومی صنعت کو فروغ دیں"

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

NO PRICKLY HEAT

KAMINIA WHITE ROSE SOAP (Regd.)

تین ٹکیوں کے ایک بکس کی قیمت ۱۴ آنے ہے۔ علاوہ خرچ وی پی

اس کی دوسری اقسام مثلاً صندل دل بہار لیونڈر حنا وغیرہ بھی ملتی ہیں

واحد ایجنٹ:۔ اینگلو انڈین ڈرگ اینڈ کیمیکل کمپنی بمبئی ۲

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۷ اگست - پنجاب غیر زراعت پیشہ ایسوسی ایشن کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ زمیندارہ بلوں کے خلاف ڈائرکٹ ایکشن کے لئے ۳۱ اکتوبر تک ۱۰ ہزار والنٹیر اور ایک لاکھ ممبر بھرتی کئے جائیں اور ۲۵ ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔

کراچی ۲۷ اگست - معلوم ہوا ہے کہ اللہ بخش وزارت نے کانگرس کے ڈسپلن کے ماتحت کام کرنا منظور کر لیا ہے اور اس سمجھوتہ کے متعلق فارمولا کل صبح پریس کے نام جاری کر دیا جائیگا۔

ایبٹ آباد ۲۷ اگست - فرنٹیر گورنمنٹ نے بنوں کے ڈاکہ کے متعلق آزادانہ تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرنا منظور کر لیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اگر یہ پبلک مطالبہ منظور نہ کیا جاتا۔ تو وزارت مستعفی ہونے کو تیار تھی۔

پریگ ۲۷ اگست - سوڈٹن ہیڈ کوارٹر نے ایک مینی فسٹو جاری کیا ہے جس میں مارکسٹوں کے تشدد کا جواب نہ دینے کے احکام منسوخ کر دیئے گئے ہیں سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ یہ چیکوسلوابیہ کی حکومت پر ایک قسم کا دباؤ ہے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ یہ اعلان خلاف قانون ہے اور اس سے پولیس کے ساتھ تصادم کا احتمال ہے۔

دیوبند ۲۷ اگست - چار سال سے کرشن لیلا پر دیوبند میں زیر دفعہ ۱۴۴ اپابندیاں لگا کر بند کر دی گئی ہے۔ امسال ہندوؤں نے ستیہ آگرہ کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ شام تک ۵ صد ہندو گرفتار کر لئے گئے بعد ازاں کلکٹر نے دفعہ ۱۴۴ واپس لیکر یہ حکم دیا کہ اگر کسی جگہ پانچ سے زیادہ آدمی اکٹھے ہونگے تو لاٹھی چارج کیا جائے گا۔ اس پر بھی ستیہ آگرہ جاری رہا۔ تقریباً ۲ بجے کلکٹر نے اپنا حکم واپس لے لیا اور سب آدمی جو گرفتار کئے گئے تھے چھوڑ دیئے گئے

ناگپور ۲۷ اگست - سی پی اسمبلی کے ایک غیر سرکاری ممبر کی طرف سے آئندہ اجلاس میں وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی۔ ڈاکٹر کھارے اور ان کی پارٹی موجودہ کانگرسی وزارت کی حمایت کرے گی۔

ناگپور ۲۷ اگست - سی پی اسمبلی کا آئندہ اجلاس جو ۵ ستمبر کو ہوگا۔ اس دن تین جلوس نکالے جائیں گے۔ ناگپور کے لوگ ڈاکٹر کھارے کی کانگرس پارٹی کی لیڈر شپ سے استعفیٰ اور پہلی کانگرسی وزارت کے ٹوٹنے کے خلاف احتجاج کے طور پر جلوس نکالیں گے مسلمان ودیا مندر سکیم کے خلاف اور کارخانوں کے مزدور گورنمنٹ کی لیبر پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر جلوس اسمبلی چیمبر کو لے جائیں گے۔

کراچی ۲۶ اگست - سندھ کی از سر نو تنظیم کے متعلق کمیٹی نے اپنا کام ختم کر لیا ہے اور ممبروں نے کمیٹی کی رپورٹ پر دستخط کر دیئے ہیں کمیٹی نے ۴۰ لاکھ روپیہ کی بچت دکھائی ہے کمیٹی نے تجویز پیش کی ہے کہ اس رقم میں سے ۱۴ لاکھ روپیہ محکمہ جات تعلیم۔ میڈیکل اور صنعت و حرفت پر صرف کیا جائے۔ کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ نئے ملازموں کی تنخواہوں کے سکیل میں ترمیم کی جائے۔

ناگپور ۲۷ اگست - ناگپور کانگرس سوشلسٹ پارٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ فوجی بھرتی کا بل ایک قانون ہے جس کا مقصد ملک میں امپیریلزم کے خلاف جدوجہد کرنے والی طاقتوں کی رو کو روکنا ہے۔ گورنمنٹ نے اس بل کے ذریعہ ہندوستانی فوج کانگرس اور امپیریلزم کی مخالف طاقتوں کو چیلنج دیا ہے گورنمنٹ اس بل کو واپس لے لے۔ ورنہ آئینی ڈیڈ لاک پیدا ہو جائیگا۔

امرتسر ۲۷ اگست - ڈسٹرکٹ جج امرتسر نے تمام دیوانی عدالتوں کو ہدایت کر دی ہے کہ جب تک نئے سمن پریس سے چھپ کر نہ آئیں پرانے سمنوں پر "تم" کی بجائے "آپ" لکھا جایا کرے۔

حیدرآباد دکن ۲۷ اگست - حضور نظام دکن نے آج اپنی ۵۴ ویں سالگرہ منائی۔ آج صبح آپ نے ۶۰ ہزار فوج کی پریڈ دیکھی۔ جس کی کمان پرنس آف برار کمانڈر انچیف افواج نظام کر رہے تھے۔

شملہ ۲۶ اگست - کل سے ہری جن شیوگاؤں میں گاندھی جی کے آشرم کے سامنے ستیہ آگرہ شروع کر دیں گے اس ستیہ گرہ کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا جب تک ہری جنوں کا یہ مطالبہ منظور نہ کیا جائیگا کہ وزارت سی پی میں ایک ہری جن بھی رکھا جائے اور وزارت میں ہمیشہ کے لئے ہری جنوں کے لئے ایک وزارت مخصوص کر دی جائے۔

لکھنؤ ۲۶ اگست - ٹانڈہ میں فرقہ وار فساد کے سلسلہ میں پولیس نے مسلمانوں کے ہجوم پر گولی چلائی تھی۔ اس سلسلہ میں یوپی مسلم لیگ کے صدر راد چودھری خلیق الزمان صاحب نے تحقیقات کے بعد ایک مشترکہ بیان دیا ہے جس میں انہوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ٹانڈہ میں کوئی فساد یا بلوہ نہیں ہوا تھا اور افسروں نے صرف مسلمانوں پر کسی قسم کے انتباہ کے بغیر اندھا دھند گولی چلائی۔ اور منتشر ہو جانے کے بعد بھی سب ڈویژنل افسر نے پولیس کی معیت میں ان کا تعاقب کر کے ان پر لاٹھیوں سے حملہ کیا۔

رنگون ۲۶ اگست - آج وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ۶۶ کے مقابلہ میں ۱۷ ووٹوں سے مسترد ہو گئی ہندوستانیوں اور یورپین ممبروں نے حکومت کا ساتھ دیا۔ ایک سوال کے جواب میں ہوم منسٹر نے بتایا کہ فسادات کے دوران میں ۱۴۹ آدمی ہلاک اور ۶۷۰ زخمی ہوئے ہیں۔ نقصان کا صحیح اندازہ ابھی نہیں ہو سکا۔ تحقیقات کے لئے عنقریب ایک کمیٹی مقرر کی جائیگی۔

بیت المقدس ۲۶ اگست - جنین کے اسسٹنٹ کمشنر کے قتل اور مسلح حملہ کے سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ جنین کے باشندوں نے مسلح حملہ آوروں کی کئی مرتبہ امداد کی ہے۔ لہٰذا بحالی امن کا تقاضا ہے کہ بعض عمارتوں کو منہدم کر دیا جائے۔ اس اعلان کے بعد آج صبح سے عمارتوں کو گرایا جا رہا ہے۔

شملہ ۲۶ اگست - مرکزی اسمبلی میں موٹر وہیکل امینڈمنٹ بل پر غالباً اگلے سہ شنبہ تک بحث جاری رہے گی اور بل پر دفعہ وار غور ۸ ستمبر کو ختم ہو جائیگا۔ نیز خیال ہے کہ بل کی تیسری خواندگی ۱۲ ستمبر کو منظور ہو جائے گی۔

لنڈن ۲۶ اگست - حکومت برطانیہ کی وزارت تجارت نے ڈویژنل افسروں کو مقرر کر دیا ہے جو جنگ کے احتمال کے پیش نظر یا جنگ کے وقت غلہ کی فراہمی کا انتظام کریں گے۔ ان افسروں کے تقرر سے جنگ کی صورت میں غلہ کے انتظامی امور کی تکمیل ہو گئی ہے

ٹوکیو ۲۶ اگست - کل جاپان کے دو طیاروں میں تصادم ہو گیا اور دونو پاش پاش ہو گئے ۷۲ آدمی اس حادثہ میں ہلاک ہوئے یہ طیارے مسافروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچایا کرتے تھے

لنڈن ۲۶ اگست - سفیر چین متعین انگلستان نے وزیر خارجہ برطانیہ کو اطلاع دی ہے کہ جاپانی افسر کیو کیانگ کے محاذ پر زہریلی گیس استعمال کر رہے ہیں انہوں نے اسی گیس کے ذریعہ دو چینیوں کی دو بٹالین فوج ہلاک کر دی ہیں۔ اس حادثہ سے صرف ایک کمانڈر ایک لفٹنٹ اور دو سپاہی زندہ بچ نکلے۔

بیت المقدس ۲۷ اگست - آج صبح حافا کی سبزی منڈی میں بم پھٹا جس سے ۲۶ عرب اور ۴۰ مجروح ہوئے اس کے بعد ایک ہجوم نے بارکلے بنک پر حملہ کیا۔ لیکن پولیس نے اسے ہٹا دیا ہجوم نے اینگلو فلسطین بنک کو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی